Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳	۲۷ ماہ اخاء ۱۳۲۴ھ ش	۲۰ ذیقعد ۱۳۶۴ھ	۲۷ اکتوبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۵۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے رات کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ آج پھر کمر درد کی شکایت ہو گئی آنکھوں میں بھی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج حضور بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز رہے۔ اور حقائق قرآن کریم بیان فرمائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت مضمحل ہے۔ اور ضعف ہو جاتا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو دو تین روز سے کچھ کچھ پیشاب آ جاتا ہے۔ مگر ابھی کیتھیٹر سے نکالا جاتا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دہلی سے واپس تشریف لے آئی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علماء سوء کی

مسلمہ حقیقت بیان فرمائی

(از ایڈیٹر)

مخالفین کی طرف سے اور خاصکر علماء کہلانے والوں کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے علماء کو گالیاں دیں۔ اور بہت برا بھلا کہا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ آپ کی بعض تحریروں میں علماء سوء کے متعلق ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جنہیں سخت تو کہا جا سکتا ہے۔ مگر گالیاں کسی صورت میں بھی نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اور سختی بھی ایسی جس کے سوا چارہ نہ تھا۔ یہ بات خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تسلیم کی ہے۔ چنانچہ رقم فرمایا۔

”یہ بات بھی میں تسلیم کرتا ہوں کہ مخالفوں کے مقابل پر تحریری مباحثات میں کسی قدر میرے الفاظ میں سختی استعمال میں آئی تھی۔ لیکن وہ ابتدائی طور پر سختی نہیں ہے۔ بلکہ وہ تمام تحریریں نہائت سخت حملوں کے جواب میں لکھی گئی ہیں۔ مخالفوں کے الفاظ ایسے سخت اور دشنام دہی کے رنگ میں تھے۔ جن کے مقابل پر کسی قدر سختی مصلحت تھی۔“ (کتاب البریہ ص۱۰)

لیکن آپ کے استعمال فرمودہ کسی سخت سے سخت لفظ کو گالی اور بدگوئی اس لئے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ آپ نے کسی مغضوب الغضب انسان کی طرح جو زبان پر آیا وہ نہیں کہہ دیا بلکہ جو کچھ بھی کہا اظہار واقعہ کے طور پر کہا چنانچہ خود تحریر فرماتے ہیں

”اگرچہ وہ الفاظ کسی قدر سخت ہیں مگر وہ دشنام دہی کی قسم میں سے نہیں ہیں۔ بلکہ واقعات کے مطابق ہیں۔ اور عین ضرورت کے وقت لکھے گئے ہیں۔“ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۲۰)

علاوہ ازیں اور بھی کئی ایک پہلو ہیں جن کی وجہ سے کوئی بھی معقولیت پسند انسان آپ کے ان سخت الفاظ کو قابل اعتراض نہیں قرار دے سکتا۔ جو آپ نے علماء کہلانے والوں کی اصل حالت کے اظہار کے لئے استعمال فرمائے مثلاً آپ نے سب کے سب علماء کو ان کا مصداق قرار نہیں دیا۔ بلکہ صالح اور شریف علماء کو مستثنیٰ قرار دے دیا ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں

”لیس کلامنا ھٰذا فی اخیارھم بل فی اشرارھم (الہدیٰ ص۶۸) یعنی ہمارا یہ کلام شریر علماء کے متعلق ہے۔ نیک علماء اس سے مستثنیٰ ہیں۔“

پھر فرماتے ہیں۔ ”ایسے لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں۔ انصار دین کے دشمن اور یہودیوں کے قدم پر چل رہے ہیں۔ مگر ہمارا یہ قول کلی نہیں ہے۔ راستباز علماء اس سے باہر ہیں۔ صرف خائن مولویوں کی نسبت یہ لکھا ہے۔“ (آئینہ کمالات اسلام)

پھر فرماتے ہیں:۔ ”ہماری اس کتاب اور دوسری کتابوں میں کوئی لفظ یا کوئی اشارہ ایسے معزز لوگوں کی طرف نہیں ہے۔ جو بدزبانی اور کمینگی کے طریق کو اختیار نہیں کرتے۔“ (ایام الصلح)

پس جن لوگوں کے متعلق آپ نے جوابی طور پر سخت الفاظ استعمال فرمائے۔ ان میں شریف اور نیک لوگ شامل نہیں۔ بلکہ وہی ہیں۔ جو اپنی حالت کے مطابق واقعی ان الفاظ کے مصداق ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ بات خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ کہ ضروری تھا کہ علماء ایسی حالت کو پہنچتے۔ اور ایسے الفاظ کے مصداق بنتے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل ان کی ایسی حالت دکھائی گئی تھی۔ اور آپ نے فرمایا تھا کہ علماءھم شر من تحت ادیم السماء۔ یعنی آخری زمانہ کے علماء روئے زمین کی بدترین ہستیوں سے بھی بدتر ہونگے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان علماء کے متعلق جو کچھ کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس ارشاد میں وہ سب کچھ فرما دیا۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تشریح معلوم کرنی ہو۔ تو ملاحظہ ہو۔ ایک اور حدیث جس میں آپ نے فرمایا تکون فی امتی فزعۃ فیصیر الناس الی علماءھم فاذاھم قردۃ وخنازیر (کنز العمال جلد ۷ ص۱۹۰) یعنی میری امت میں جب نہایت ہولناک حادثہ ہو گا۔ تو لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے۔ مگر وہ بندروں اور سوروں کی شکل اختیار کر چکے ہونگے

یہ علماء کی وہ حقیقت ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ اور اسی کو اس کے مصداق لوگوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چسپاں کیا۔

پھر علماء کے متعلق سخت الفاظ استعمال کرنے کے سلسلے میں ایک قابل غور پہلو یہ بھی ہے۔ کہ خود علماء بھی اپنے طائفہ کو ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اقتراب الساعۃ کے ص۸ پر لکھا ہے۔

”یہ بڑے بڑے فقیہہ یہ بڑے بڑے ارکس یہ بڑے بڑے درویش جو ڈنکا دینداری خدا پرستی کا بجا رہے ہیں۔ ردّ حق تائید باطل تقلید مذہب تقلید مشرب میں مخدوم عوام کالانعام ہیں۔ سچ پوچھو تو در اصل پیٹ کے بندے نفس کے مرید ابلیس کے شاگرد ہیں۔“

مولوی ثناء اللہ صاحب کے اخبار اہلحدیث ۲۵ اپریل ۱۹۳۰ء نے لکھا۔ ”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر عنقریب ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ اسلام کا نام رہ جائے گا۔ اور قرآن کا رسم الخط۔ اس وقت کے مولوی آسمان کے تلے بدترین مخلوق ہونگے۔ سارا فتنہ وفساد انہی کی وجہ سے ہو گا۔ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ آجکل وہی زمانہ آ گیا ہے۔“

اس سلسلہ میں ایک تازہ شہادت اخبار ”زمیندار“ ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء سے پیش کی جاتی ہے ”بگڑا ہوا عالم“ کے عنوان سے اس میں ایک نظم شائع ہوئی ہے جس کا پہلا ہی شعر یہ ہے ؎

جاہل ہو تو سو مرتبہ بگڑے بھی بنے بھی
بگڑا ہوا عالم ہے کہ بپھرا ہوا خنزیر

اس شعر میں علماء کو جن الفاظ میں مخاطب کیا گیا ہے

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مُسلمانانِ ہند کا جہاد اور جماعت کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاد اسلامی کی حقیقت واضح کرتے ہوئے لڑائی یا جہاد بالسیف کے بارے میں تحریر فرمایا ہے
"ان وجوہ الجہاد معدومۃ فی ھذا الزمن وھذہ البلاد فالیوم حرام علی المسلمین ان یحاربوا للدین وان یقتلوا من کفر بالشرع المتین" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۳)
کہ چونکہ اس زمانہ میں اور اس ملک ہند میں اسلامی جہاد بالسیف کے اسباب و موجبات موجود نہیں۔ اس لئے اس وقت مسلمانوں کے لئے روا نہیں۔ کہ مذہب کے نام پر جنگ کریں اور اس طرح اسلامی شریعت کے منکروں کو قتل کریں۔"

اس اعلان پر علماء اور سیاست زدہ مسلمانوں نے شور مچا دیا کہ دیکھو یہ شخص تو دین کو بگاڑ رہا ہے۔ اس نے جہاد منسوخ کر دیا ہے۔ یہ سب ان لوگوں کی غلط بیانیاں تھیں۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو قرآن مجید کے حکم دربارہ جہاد بالسیف کے مطابق اعلان فرمایا تھا۔

دنیا کے فرزند طوعاً یا کرہاً اسی طریق کو اختیار کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ جو خدا کے برگزیدہ انبیاء پیش کرتے ہیں۔ ہاں غلط کار انسان اس راستہ کی طرف ٹھوکریں کھانے کے بعد رجوع کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ حکمت کی مخالفت کی۔ اور عدم تعاون و ہجرت وغیرہ تحریکات میں خسارہ اٹھانے کے بعد اب "آئینی جدوجہد" کی طرف عود کر آئے ہیں۔ اور جو شرذمۂ قلیلہ ابھی منہ سے اس حقیقت کا اعتراف نہیں کرتا وہ بھی عملاً یہی کر رہا ہے۔ گزشتہ دنوں مسٹر مظہر علی صاحب اظہر احراری نے ایک تقریر میں کہا۔

"مسٹر جناح حکومت برطانیہ سے پاکستان لینے کے لئے کوئی سکیم بنائیں۔ میں اور احرار ان کے ساتھ ملکر کام شروع کر دینگے۔"

اس پر روزنامہ "انقلاب" نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"مولانا مظہر علی صاحب کس قسم کی سکیم کے آرزومند ہیں؟ ہندوستان میں کوئی میدان کارزار آراستہ نہیں ہوا۔ کہ مسٹر جناح اس میں قدم رکھنے کے لئے تیار نہ ہوں ہر جماعت کی جدوجہد آئینی ہے۔ جس کانگرس نے ۱۹۴۲ء میں جرمنی اور جاپان کی عارضی مگر تشویش انگیز کامیابیوں کی بناء پر سمجھا تھا۔ کہ انگریزوں کو ڈرا کر مسلمانوں کی مستقل ہستی کو ختم کر دینے کا اچھا موقعہ پیدا ہو گیا ہے۔ اسی وجہ سے ترک ہند کی سکیم چلائی تھی۔ وہ بھی اپنے سارے گرد فر کو اشک ندامت بنا کر بہا چکنے کے بعد اب انتخابات میں زیادہ سے زیادہ نشستیں حاصل کرنے کے لئے سرگرم ہے۔ اور مسلمانوں میں سے کون کون سے گروہ اس کی حمایت کا دم بھر رہے ہیں؟ نیشنلسٹ مسلمان۔ جمعیۃ العلماء اور احرار۔ خود یہ گروہ بھی جو بزعم خود عمل و جہاد کے مرد میدان ہیں ایٹم بم یا ٹینک اور کلدار توپیں لے کر میدان میں نہیں آئے۔ محض جگہ جگہ جلسے کر کے تقریریں فرما رہے ہیں۔ اور کس لئے؟ صرف اس لئے کہ انہیں چند نشستیں مل جائیں۔ تاکہ وہ لیگ کی مخالفت میں کانگرس کے مقاصد کو تقویت پہنچا سکیں۔ اور اسے اس قابل بنا دیں۔ کہ وہ مسلمانوں کے استقلال کو عملاً ختم کر دے۔ مسٹر جناح کی کوشش بھی یہی ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو ایک نظام کے ماتحت لے آئیں۔ اور پاکستان کے حصول کی صحیح صورت یہی ہے فی الحال اس کے سوا سعی کی کوئی تدبیر نہیں۔" (انقلاب ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کے سارے سیاسی گروہ بڑے سے بڑا "جہاد" یہی کر رہے ہیں۔ کہ آزادی ہند کے لئے ان کی آئینی جدوجہد جاری ہے۔ ایٹم بم۔ ٹینک اور کلدار توپیں نہ کوئی میدان میں لایا ہے۔ اور نہ ہی فی الحال اس کی کوئی تدبیر ہے۔ پس زمانہ کے حالات خود شاہد ہیں۔ کہ خدا کے مامور نے مسلمانوں کی نجات اور ترقی کا جو راستہ بتایا تھا وہی درست اور صحیح ہے۔ اور آخر کار لوگوں کو اسی طرف آنا پڑے گا۔ جناب مدیر "انقلاب" نے حصول "پاکستان" کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ کہ "زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو ایک نظام کے ماتحت" لایا جائے اس سے ظاہر ہے کہ روحانی انقلاب کے لئے اور پھر عالمگیر ترقی کے لئے جماعت اور خدائی مامور کی کتنی ضرورت ہے۔ کئی ناواقف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علیحدہ جماعت بنانے اور مسلمان کہلانے والوں کو نظام روحانی کے ماتحت لانے پر معترض ہوا کرتے ہیں۔ وہ غور کریں۔ کہ جب وہ سادہ سا اور سراسر معمولی تغیر بھی جسے مسلم لیگ پیدا کرنا چاہتی ہے۔ بجز جماعت۔ نظام اور امام کے نہیں ہو سکتا تو وہ عظیم الشان انقلاب جسے پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ وہ جماعت نظام اور فرستادۂ خدا کے سوا کیونکر پیدا ہو سکتا ہے۔ بہرحال مندرجہ بالا اقتباس سے جہاد کی حقیقت اور جماعت کی ضرورت واضح ہے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

آرسو کو سیلز ڈپو دہلی کا افتتاح

دارالامان کی تمام مصنوعات کو فروغ دینے کے لئے اور اس غرض سے کہ ان مصنوعات اور تیار کردہ اشیاء سے عوام و خواص واقف ہوں۔ اور اس تقریب سے باہمی ربط کا تعلق بھی قائم ہو۔ ہم نے دہلی میں اپنا ایک ڈپو "آرسو کو سیلز ڈپو" کے نام سے شہر کے نمایاں اور ذی عزت علاقہ میں کھولا ہے۔ جس میں وہ سامان جو اس وقت قادیان کی مختلف فرمیں تیار کر رہی ہیں رکھا جائیگا یہ غالباً احباب کو علم ہوگا۔ کہ ہم عرصہ دو سال سے دارالامان کی مختلف مصنوعات کے تقسیم کنندگان کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ اور ہندوستان کی بڑی بڑی منڈیوں میں ان کی نمائش کی ہے۔

۱۹ اکتوبر بعد نماز عصر امیر صاحب جماعت احمدیہ دہلی نے جماعت کے کثیر مجمع کی معیت میں اس سیلز ڈپو کا افتتاح کیا۔ اور قیمتی تاجرانہ اصول پر مشتمل ہدایات دیں۔ اور دعا فرمائی۔ یہ تقریب اپنی سادگی اور اخلاص کے لحاظ سے منفرد تھی۔ بعد افتتاح احباب جماعت نے خرید اشیاء سے اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

ہم اس طریق پر ارادہ رکھتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے دیگر اہم مقامات مثلاً بمبئی۔ مدراس۔ کراچی اور کلکتہ اور دیگر بندرگاہوں مثلاً رنگون اور کولمبو وغیرہ میں ایسے سیلز ڈپو کھولیں۔ احباب کرام سے التجا ہے۔ کہ وہ اپنی دعاؤں سے امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور خدا تعالیٰ ہم کو توفیق دے۔ کہ اپنی خواہشات اور ارادات کو پایۂ تکمیل پر پہنچا سکیں۔ اور باری تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ آمین

خاکسار مرزا منیر احمد (ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب) جنرل مینیجر آرسو
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ دہلی

صحابۂ کرام توجہ فرمائیں

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے مکرم پیر صلاح الدین صاحب ای۔ اے۔ سی و ملک مبارک احمد صاحب صحابۂ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات فراہم کر رہے ہیں۔ اس اہم اور مفید کام میں جتنی مشکلات ہیں بیان سے باہر ہیں۔ اول تو صحابۂ کرام تقاضوں کے باوجود اپنی بیعت وغیرہ کے حالات تحریر کر کے ارسال نہیں کرتے۔ حالانکہ اس طرح ان کے سوانح محفوظ ہو جائینگے۔ اور بعد میں آنے والوں سے دعا لینے کا ذریعہ بن جائینگے۔ نہ روز روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مبعوث ہونا ہے۔ اور نہ اب دوبارہ آپ کے صحابہؓ پیدا ہو سکتے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام کی صحبت سے فیض یافتہ ہونا بہت ہی قابل فخر امر ہے۔ اور اب خواہ کوئی کتنی ہی شدید آرزو رکھتا ہو۔ اس کے لئے صحابی بننے کا موقعہ نہیں۔ خوش قسمت لوگوں کو تیرہ سو سال کے بعد یہ بہت ہی مبارک موقعہ نصیب ہو گیا۔ خاکساری اور انکساری کا بھی موقعہ اور محل ہوتا ہے۔ انکساری اس امر میں مناسب نہیں۔

بعض لوگ جو حالات ارسال کرتے ہیں وہ بھی ادھورے نامکمل اور فوٹو نہیں بھیجتے۔ میں جون تک احمدیہ ہوسٹل لاہور میں رہونگا انشاء اللہ لاہور و مضافات کے صحابہؓ سوالات کے پرچے مجھ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اور جو پسند کریں۔ کہ میں ان سے ملکر حالات لکھ لوں۔ وہ مہربانی کر کے مجھے مطلع فرمائیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر حالات قلمبند

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احادیث خیر الانام

اور

شیخ مصری صاحب کے "حضرت امیر" کا مقام

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے ۱۹ ستمبر کے "پیغام صلح" میں ایک مضمون شائع کرایا ہے جس میں انہوں نے احادیث خیر الانام کی روشنی میں اپنے امیر کا "بلند مقام" دکھانے کی کوشش کی ہے۔ اور بقول ایڈیٹر صاحب "پیغام" یہ مضمون نہایت مبسوط و مدلل ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ اس مدلل مضمون کے جملہ دلائل ایک ایسے دست تحریف کے رہین منت ہیں۔ جسے اس فن میں کمال حاصل ہے۔

مصری صاحب نے اپنے مضمون میں مولوی محمد علی صاحب کا بلند مقام دکھانے کے لئے بزعم خود ان کی زندگی کے کارہائے نمایاں اور اعلےٰ درجہ کی علمی قابلیت کو پیش کیا ہے۔ اگر وہ صرف اسی پر اکتفا کرتے تو ہمیں ان کے مضمون کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ ہر انسان کو اختیار ہے۔ کہ کسی کے متعلق جو چاہے لکھے۔ مگر انہوں نے اپنے اس شوق کو پورا کرنے کی خاطر بغض محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو مظاہرہ کیا ہے۔ نہایت افسوسناک ہے۔

عجیب راہ

اول تو انہوں نے یہ عجیب راہ اختیار کی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُن قوی اور یقینی شہادات کے مقابل پر جو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو محمود ٹھہراتی ہیں نواب صدیق حسن خان کے ایک غلط قول کو احادیث خیر الانام کی صف میں کھڑا کر دیا اور پھر اسی پر بس نہ کی۔ بلکہ اس میں ظالمانہ قطع و برید بھی کی۔ پھر اس پر طرہ یہ کہ بڑے فخر سے لکھ دیا۔ فلا وربك لا یو منون حتی یحکموك فیما شجر بینھم۔

مصری صاحب کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچے دل سے ماننے والا ہر احمدی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا حَکَم سمجھتا ہے۔ اور ہر وہ فیصلہ جو آپ کی بارگاہ سے صادر ہوا۔ اسے انشراح صدر سے قبول کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ اسی کو محمود کہتا ہے۔ جسے خدا اور اس کا رسول محمود کہیں اور اسی کو مذموم کہتا ہے۔ جسے خدا اور اس کا رسول مذموم۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا شیخ صاحب اور ان کے حضرت امیر صاحب کا بھی یہی طریق عمل ہے۔

تیسری حدیث کہاں گئی

شیخ صاحب اپنے مضمون میں لکھتے ہیں:-

"تین احادیث ہیں جو نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۴۳ و ۴۲۴ نقل کی ہیں۔ اگرچہ حضرت مولوی صاحب کی ذات سے تعلق رکھنے والی صرف تیسری حدیث ہی ہے۔ لیکن اس کی حقیقت کو کماحقہ سمجھنے کے لئے پہلی دو حدیثوں کا علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ اس لئے میں تینوں کو ہی نقل کر دیتا ہوں"۔

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ مصری صاحب کے سارے مضمون کا دارومدار صرف تیسری حدیث پر باقی دو حدیثیں انہوں نے صرف اس حدیث کی حقیقت سمجھانے کے لئے نقل کی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مصری صاحب جس چیز کو "تیسری حدیث" کا نام دے رہے ہیں وہ سرے سے حدیث ہی نہیں اس کے متعلق ان سے مطالبہ بھی کیا گیا۔ مگر وہ کوئی جواب نہیں دے سکے۔ دراصل وہ نواب صدیق حسن خان صاحب کا قول ہے۔ چنانچہ اس سے پہلے چھٹی سطر میں لفظ "گویم" یعنی میں کہتا ہوں۔ لکھا ہوا بھی موجود ہے۔ تعجب ہے۔ کہ اس لفظ کے ہوتے ہوئے مصری صاحب نے اس کے مابعد کے الفاظ کو حدیث کیونکر سمجھ لیا معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ یا تو انہیں گویم کے معنی ہی نہیں آتے۔ یا پھر فقدان بصیرت فقدان بصارت کا موجب بن گیا۔ اور لفظ گویم نظر ہی نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ دونوں باتیں نہیں۔ تو پھر یقیناً انہوں نے دہوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ بہرحال جو بھی صورت ہو۔ قابل افسوس ہے۔ پس مصری صاحب کے مبسوط و مدلل مضمون کی تردید کے لئے تو صرف اتنی ہی بات کافی ہے۔ کہ جس حدیث پر ان کی بنیاد ہے۔ وہ سرے سے حدیث ہی نہیں۔ مگر مصری صاحب کو ان کے گھر تک پہنچانے کے لئے ہم آگے چلتے ہیں۔

مصری صاحب نے کیا لکھا

شیخ صاحب لکھتے ہیں "پہلی حدیث ابوالشیخ نے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ کہ عیسیٰ بن مریم نزول فرمائینگے اور دجال کو قتل کرینگے اور چالیس سال تک رہینگے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری سنت پر عمل کرینگے اور لوگوں کو اپنی طرف بلائینگے۔ پھر وہ فوت ہونگے۔ پس لوگ عیسیٰ کے حکم سے بنو تمیم کے ایک آدمی کو خلیفہ بنائینگے اور دوسری جگہ ہے۔ کہ وہ قریش میں سے ہوگا۔ جس کا نام مقعد ہوگا۔ پس جب وہ مقعد مریگا تو لوگوں پر تین برس نہیں گزرینگے کہ قرآن لوگوں کے سینے سے اٹھ جائیگا۔ اشاعتہ میں لوگوں کے سینوں سے قرآن اٹھ جانے کی یہ تشریح کی گئی ہے۔ کہ بعض آدمیوں کے سینوں سے اٹھ جائے گا۔ نہ کہ کل کے سینوں سے پھر اس خلیفہ کے متعلق روایت ہے کہ خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ یہ خلیفہ مہدی سے کم نہ ہوگا" پھر لکھتے ہیں۔ "دوسری اور تیسری حدیث کا مضمون یہ ہے۔ کہ مہدی طبعی موت سے فوت ہوگا۔ لوگ فتنہ میں پڑ جائینگے اس کے بعد لوگ اسکے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو اپنا والی بنائینگے۔ اس میں خیر اور شر دونوں ہونگے۔ لیکن اس کا شر خیر سے زیادہ ہوگا وہ لوگوں پر خشمگین رہیگا۔ بعد اسکے کہ لوگ ایک جماعت کی شکل میں ہونگے۔ وہ انہیں افتراق کی طرف لے جائیگا۔ اسکے خلاف ایک شخص خروج کریگا جس کا لقب منصور ہوگا۔ اور وہ پہلے خلیفہ کی سیرت پر ہوگا"۔

یہ وہ "تین احادیث" ہیں جن سے مصری صاحب نے استدلال کر کے اپنے "حضرت امیر" کا بلند مقام دکھانے کی کوشش کی ہے۔ ان کے نزدیک مقعد سے مراد حضرت خلیفۃ المسیح الاول ہیں اور "شر" والے "والی" سے مراد نعوذ باللہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور مرد منصور سے مراد مولوی محمد علی صاحب۔

مصری صاحب کی خیانتیں

اس سے پہلے کہ مصری صاحب کے استدلال کی قلعی کھولی جائے۔ یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ مصری صاحب کو اپنے اس زعم باطل کو پیش کرتے ہوئے کن کن خیانتوں سے کام لینا پڑا۔

سب سے پہلی خیانت انہوں نے یہ کی۔ کہ پہلے اپنی تمہیدی عبارت میں یہ لکھ کر کہ "میں تینوں (حدیثوں) کو ہی نقل کر دیتا ہوں"۔ پڑھنے والے پر یہ ظاہر کیا کہ منقولہ عبارات اصل روایات کا ترجمہ ہیں۔ مگر بعد میں کسی ترجمہ کو بھی اصل عبارت کے مطابق نہیں رہنے دیا۔ کسی میں کمی کر دی اور کسی میں بیشی۔ پھر دوسری خیانت یہ کی کہ پہلی روایات کے الفاظ کا ترجمہ کرتے ہوئے ان میں یہ الفاظ کہ "دوسری جگہ ہے کہ وہ قریش میں سے ہوگا"۔ اپنی طرف سے زائد کر دیئے۔ تا پڑھنے والا یہ سمجھے کہ یہ الفاظ بھی کسی اور روایت کا حصہ ہیں۔ حالانکہ یہ الفاظ کسی روایت کا حصہ نہیں بلکہ نواب صدیق حسن خان کی ذاتی رائے کا نتیجہ ہیں۔ مگر مصری صاحب نے دوسری روایت کا حصہ قرار دیکر یہ دہوکا دینے کی کوشش کی کہ گویا لفظ "قریش" بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہوا ہے۔ اور یہ اسلئے کہ تا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو لفظ "قریش" کی مناسبت سے قریشی کہہ کر اپنے استدلال کو مضبوط بنا سکیں۔

پھر تیسری خیانت یہ کی ہے کہ پہلی حدیث کا ترجمہ دیتے ہوئے آخر میں لکھ دیا ہے۔ "اس خلیفہ کے متعلق روایت ہے کہ خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے یہ خلیفہ مہدی سے کم نہ ہوگا"۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ روایت اس خلیفہ مقعد تمیمی کے متعلق نہیں ہے۔ بلکہ یہ فقرہ ایک اور شخص کے متعلق ہے جسے قحطانی بتایا گیا ہے۔ مگر شیخ صاحب نے لفظ قحطانی پر پردہ ڈالنے کیلئے بجائے اصل روایت نقل کرنیکے صرف اتنا لکھ دیا کہ "اس خلیفہ کے متعلق روایت ہے"۔ اور یہ صرف اسلئے کیا تا مولوی محمد علی صاحب منصور ثابت ہو سکیں۔ اگر وہ قحطانی کا لفظ لکھ دیتے تو پھر کام نہ بنتا۔ کیونکہ اس روایت کے ساتھ ہی لکھا ہے کہ یہی قحطانی منصور ہے۔ روایت کے اصل الفاظ یہ ہیں "بعد از وے مردے باشد از قوم تبع او را منصور گویند و آں قحطانی است" یعنی مہدی کے بعد قوم تبع میں سے ایک شخص ہوگا۔ جسے منصور کہینگے اور وہ قحطانی ہے۔ (ص ۴۴۳ سطر ۱۸)

پھر چوتھی خیانت یہ کی ہے کہ دوسری اور تیسری حدیث کو نقل کرتے ہوئے ان کا ترجمہ لکھنے کی بجائے یہ لکھ دیا ہے۔ کہ "دوسری اور تیسری حدیث کا مضمون یہ ہے"۔ اور پھر یہ بھی ظاہر نہیں کیا کہ دوسری حدیث کہاں ختم ہوتی ہے۔ اور تیسری کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ یہ اس لئے کیا تا نواب صدیق حسن خان کا ایک پرخطا قول حدیث نبوی کا مرتبہ پا کر انکے حضرت امیر کے بلند مقام اور پاکیزہ زندگی کا گواہ ٹھہر سکے۔ پھر پانچویں خیانت یہ کی۔ کہ دوسری حدیث کے اس جملے کو جس سے ان کا سارا استدلال خاک میں مل جاتا ہے حذف کر دیا۔ چھٹی خیانت یہ کی۔ کہ اسی کتاب حجج الکرامہ کے انہی صفحات میں جن میں مصری صاحب اپنے "حضرت امیر" کی منصوریت تلاش کرتے رہے یہ بھی لکھا ہوا موجود ہے۔ کہ مہدی علیہ السلام کا ایک خلیفہ اس کے خاندان میں سے ہوگا۔ اور وہ اسی کی سیرت پر ہوگا۔ مگر مصری صاحب نے ان الفاظ کا ذکر تک کرنا گوارا نہیں کیا کیونکہ یہ ان کے مفاد کے منافی تھا۔ ساتویں خیانت یہ کی

کہ انہی صفحات میں ایک ایسی روایت موجود ہے۔ جو حضرت سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود کو مولوی محمد علی صاحب کے مقابلہ میں منصور ٹھیراتی ہے۔ مگر مصری صاحب اس کو بھی ہضم کر گئے۔ اور اتنا بھی نہ سوچا۔ کہ اتنی خیانتوں کے بعد جسے وہ منصور قرار دے رہے ہیں۔ اس کی کیا وقعت باقی رہ جاتی ہے۔

مصری صاحب کی پیشکردہ پہلی روایت

اب ہم مصری صاحب کے استدلال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ مصری صاحب پہلی حدیث میں یہ تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ مقعد تمیمی اور قحطانی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ کیونکہ یہ الفاظ کہ "خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ یہ خلیفہ مہدی سے کم نہ ہوگا"۔ قحطانی کے متعلق ہیں چنانچہ لکھا ہے۔ "ثم یؤمروا لقحطانی فوالذی بعثنی بالحق ماھو دونہ"۔ یعنی امام مہدی کے بعد قحطانی کو امیر بنایا جائیگا۔ اور مجھے اس ذات کی قسم کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا۔ قحطانی امام مہدی سے کم نہیں ہے۔ مگر مصری صاحب نے یہ صفات مقعد کی بیان کی ہیں۔ گویا ان کے نزدیک مقعد تمیمی اور قحطانی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ اور مراد اس سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ اگر مقعد تمیمی اور قحطانی ایک ہی وجود ہے۔ تو پھر قحطانی اور منصور بھی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ کیونکہ مصری صاحب کی پیشکردہ روایت کے ساتھ ہی لکھا ہے۔ "کہ بعد از وے مرد باشد از قوم تبع کہ او را منصور گویند و آں قحطانی است"۔ یعنی امام مہدی کے بعد قوم تبع میں سے ایک شخص ہوگا۔ جسے منصور کہینگے۔ اور وہ قحطانی ہے۔ ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ قحطانی ہی مرد منصور ہے۔ اور مصری صاحب تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ قحطانی سے مراد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ ہیں۔ پس مصری صاحب کا مولوی محمد علی صاحب کو منصور قرار دینا خود انہی کی پیشکردہ روایت سے باطل ٹھیرتا ہے۔

ابن عمر روایت کردہ کہ پستر جابرہ جابرات پستر منصور پستر۔ سلام و پستر امیر غضب۔ یعنی عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جابر بادشاہ ہونگے پھر مہدی آئے گا۔ اس کے بعد منصور پھر سلام اور پھر امیر غضب۔ اس روایت نے تو مصری صاحب کا استدلال خاک میں ملا دیا۔ اس میں تین خلفاء کے صفاتی اسماء بالترتیب بتائے گئے ہیں۔ پہلا خلیفہ منصور ہے۔ دوسرا اسلام اور تیسرا امیر غضب۔ اب اگر مصری صاحب چاہیں۔ تو تیسرا نام اپنے امیر پر چسپاں فرمالیں۔ ورنہ منصور کہلانیکا استحقاق تو انہیں کسی طرح بھی حاصل نہیں ہوسکتا۔

دوسری روایت

اس کے بعد ہم مصری صاحب کی پیشکردہ دوسری روایت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ لکھا ہے۔ از کعب مروی است "کہ مہدی بمیرد و مردم بعد از وے مردے را از اہل بیت او والی کنند و در وے خیر و شر ہر دو باشند و شر او بیشتر از خیر اوست خشم گیرد بر مردم و بخواند ایشاں را بسوئے فرقت بعد جماعت بقاء او قلیل است۔ بخروج شد بوے مردے از اہل بیت او و بکشد او را۔ یعنی مہدی کے بعد لوگ اس کے گھر کے ایک شخص کو اپنا لیڈر بنائینگے۔ اس میں خیر و شر دونوں ہوں گے مگر اس کا شر اس کے خیر سے زیادہ ہوگا۔ اسے لوگوں پر غصہ آئے گا۔ اور وہ انہیں بعد اس کے کہ جماعت قائم ہو چکی ہوگی۔ تفرقہ کی طرف بلائے گا۔ وہ قلیل البقاء یعنی ناپائیدار ہے۔ اہل بیت میں سے ایک شخص کو اس پر جوش آئے گا۔ اور وہ اسے قتل کر دیگا۔ مصری صاحب نے اس روایت کا ترجمہ دیتے ہوئے اس آخری خط کشیدہ حصے کا ترجمہ نہیں دیا۔ تا کہ اس میں جو دوسرا اہلبیت کا لفظ ہے۔ وہ لوگوں کے سامنے نہ آئے۔ مصری صاحب کے سارے مضمون کا دارومدار اسی روایت پر ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ خود یہی روایت ان کے خلاف ہے۔ اس میں لفظ اہلبیت مشترک ہے۔ اور اس باب میں دونوں حریفوں کو برابر کی حیثیت حاصل ہے۔ اگر اہل بیت سے جسمانی اولاد مراد ہے۔ تو پھر ضروری ہے۔ کہ ہر دو جسمانی اولاد میں سے ہوں۔ اور اگر اہل بیت سے مراد روحانی اولاد ہے۔ تو پھر ہر دو روحانی اولاد سے ہونے چاہئیں۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ ایک تو روحانی اولاد سے ہو۔ اور ایک جسمانی اولاد سے۔ پھر جہاں تک دوسری روایات اور قرائن کا سوال ہے۔ وہ بھی مصری صاحب کے دعویٰ کے خلاف ہیں۔ روایات کے پہلو سے مسیح موعود کے متعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد کہ یتزوج و یولد لہ اور پھر مصری صاحب کی پیشکردہ "تیسری حدیث" کے یہ الفاظ کہ والی گردد از قریش کسیکہ سیرت نیک نبود یعنی جس والی کی سیرت نیک نہ ہوگی۔ وہ قریش میں سے ہوگا۔ یہ دونوں روایتیں بتاتی ہیں۔ کہ اول الذکر آدمی کے مصداق مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ اور دوسرے کے مصداق سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ۔ پھر قرائن کے اعتبار سے بھی حقیقت یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب خلیفہ نہیں کہلاتے بلکہ صدر یا پریذیڈنٹ یا امیر کہلاتے ہیں۔ لہذا لفظ "والی" انہی پر چسپاں ہوتا ہے۔ نہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر۔

پھر یہ ایک نمایاں واقعہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی زندگی کا مقصد جماعت احمدیہ قادیان کے افراد کو اپنی طرف بلا کر جماعت میں تفرقہ ڈالنا ہے۔ چنانچہ ان کا سب سے پہلا اشتہار بعنوان "ایک ضروری اعلان" اس کا ثبوت ہے۔ علاوہ ازیں وہ ایک مغلوب الغضب آدمی ہیں۔ حتیٰ کہ انہیں اگر امیر غضب کہا جائے۔ تو بجا ہے چنانچہ ساکنان احمدیہ بلڈنگس و مسلم ٹاؤن سے ان کا سلوک شاہد ہے۔ اور "پیغام صلح" کے کالم بھی ان کے مغلوب الغضب ہونے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ پس شر او بیشتر از خیر او است کے مصداق مولوی محمد علی صاحب ہی ہیں۔ باقی رہی اس کے قلیل البقاء ہونے اور کشتہ شدن کی علامت۔ سو یہ بھی مولوی محمد علی صاحب میں نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ اور قادیان دارالامان سے ان کا نکالا جانا ان کے قلیل البقاء اور کشتہ ہونے کی بیّن دلیل ہے۔ مولوی صاحب کے ساتھ تھوڑے سے افراد ہیں۔ اور وہ بھی محدود علاقوں میں۔ پس ان افراد کا دنیا سے جلدی مٹ جانا یا ان کے دلوں سے مولوی محمد علی صاحب کے نقش کا مٹ جانا زیادہ قرین قیاس ہے۔ چنانچہ ان کے ذمہ وار اور اہل علم دوست ان کے تاریک مستقبل کو دیکھتے ہوئے انہیں چھوڑ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔ مگر اس کے برعکس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک بہت بڑی جماعت ہے۔ جو روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ دنیا کے کونے کونے میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس جماعت کے دلوں پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی محبت اور عقیدت کے گہرے نقوش ہیں۔ جس کا مولوی صاحب کو بھی اعتراف ہے۔ پس اس جماعت کے امام کا قلیل البقاء ہونا بعید از قیاس ہے۔

202

تیسری حدیث

اب ہم مصری صاحب کی بیان کردہ تیسری حدیث کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور اصلی عبارت کے ضروری حصے پیش کرتے ہیں۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب مہدی اور مسیح علیہ السلام کے بارے میں مختلف روایات درج کر کے لکھتے ہیں:۔ "گویم غایت امکان در جمع ایں روایات آنست کہ مہدی کبیر ہمانست کہ روم را فتح کند و دجال در زمانہ او برآید و عیسیٰ در پس او نماز گذارد ...... و بعد مہدی مردے از دودمان او کہ بر سیرت وے باشد والی گردد ...... بعدہٗ عیسیٰ ع بمیرد۔ بعد او باستخلاف وے مقعد نشیند و او نیز از قریش باشد۔ و چوں وے درگذرد والی شود از قریش کسیکہ سیرت او نیک نبود و بعد وے مخزومی خروج کند بہ سیرت قحطانی لقب او منصور باشد۔ ...... و لبث و یک سال ملک کند"۔ ترجمہ:۔ "میں کہتا ہوں۔ ان روایات میں موافقت پیدا کرنے کی آخری ممکن صورت یہ ہے۔ کہ مہدی کبیر وہی ہے جو روم کو فتح کریگا۔ اور دجال اس کے زمانے میں ظاہر ہوگا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے نماز پڑھینگے...... اور مہدی کے بعد ایک مرد خدا جو اس کے اہل بیت میں سے اور اسی کی سیرت پر ہوگا۔ خلیفہ ہوگا...... پھر عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی۔ اور مقعد ان کا خلیفہ ہوگا۔

فریضۂ زکوٰۃ کی ادائیگی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ کیا ہے۔ یوخذ من الامراء و یرد الی الفقراء امراء سے لیکر فقراء کو دی جاتی ہے۔ اس میں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی تھی۔ اس طرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ امراء پر یہ فرض ہے۔ کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی فرض ہوتی۔ تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا۔ کہ غرباء کی امداد کی جائے۔ کسی احمدی کا حق نہیں کہ وہ بطور خود زکوٰۃ کا روپیہ تقسیم کرے۔ بلکہ ضروری ہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ امام وقت کے ذریعہ تقسیم ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں فرماتے ہیں۔ کہ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ (قادیان) اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے۔ (ماخوذ از کشتی نوح) ناظر بیت المال

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور وہ بھی قریش میں سے ہوگا۔ اور جب اس کی وفات ہوگی۔ تو پھر قریش میں سے ایک ایسا شخص والی ہوگا۔ کہ جس کی سیرت نیک نہ ہوگی۔ اور ایک مرد مخزومی جو قحطانی کی سیرت پر ہوگا۔ اس کے خلاف کھڑا ہوگا۔ اور اس کا لقب منصور ہوگا یہ شخص اکیس سال تک رہے گا۔ یہ ساری عبارت نواب صدیق حسن خان کی ہے۔ مصری صاحب نے خط کشیدہ الفاظ کو "تیری حدیث" کا نام دیا ہے۔ اس میں نواب صدیق حسن خاں صاحب طور پر لکھتے ہیں کہ مہدی کے بعد اس کے "اہل بیت" میں سے ایک شخص "خلیفہ" ہوگا۔ اور وہ سیرت و سیرت میں اس کا نظیر ہوگا۔ مگر اس کے باوجود مصری صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو وہ خلیفہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو بقول نواب صدیق حسن خان مقصد کے بعد ہوگا۔ اور قریش میں سے ہوگا۔ اور نیک سیرت نہ ہوگا۔ مخزومی بہ سیرت قحطانی اس کے خلاف خروج کرے گا۔ اور مخزومی کا لقب منصور ہوگا۔ پھر نواب صاحب کے نزدیک مہدی کے اہل بیت میں سے خلیفہ نیک سیرت اور صالح ہوگا۔ اور اپنے باپ کے مشابہ ہوگا۔ اور جو سیرت کا اچھا نہ ہوگا۔ وہ قریش میں سے ہوگا۔ نیز نواب صاحب کے نزدیک قحطانی اور مقصد دو الگ الگ وجود ہیں۔ مگر مصری صاحب نے ان تمام توضیحات کو پس پشت ڈال دیا حالانکہ وہ اسے حدیث النبی بھی کہتے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ کسی کلام کو حدیث النبی سمجھ لینے کے بعد اسکو حکم نہ سمجھنا اور اس کے فیصلہ کو تسلیم نہ کرنا ایسا ہی جرم ہے جیسے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے ہوئے فیصلہ کو تسلیم نہ کرنا۔ پس مصری صاحب خود مجرم ہیں اور فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم کے پورے پورے مصداق۔

رہا یہ سوال کہ نواب صاحب نے مخزومی کو منصور کہا ہے۔ سو یہ ہم پر حجت نہیں۔ کیونکہ ہم ان کے کسی قول کو حدیث النبی نہیں سمجھتے۔ مگر مصری صاحب پر یہ قول ضرور حجت ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ قول حدیث النبی ہے۔ اور انکی پیش کردہ احادیث میں سے تیسری حدیث ہے پس خواہ یہ قول غلط ہے۔ مصری صاحب پر حجت ہے اور ان کا فرض ہے کہ اس کو صحیح مانیں۔ اور اپنے حضرت امیر کو مرد مخزومی یقین کریں۔ کیونکہ ان کی پیش کردہ حدیث میں انہیں مخزومی قرار دیا گیا ہے۔ پس وہ اس بات کو اچھی طرح یاد رکھنے کے بعد ان کا امیر مخزومی ہے۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینے کے بعد مندرجہ بالا روایات جو ان کی پیش کردہ حدیث کا بھانڈا پھوڑتی ہیں آنکھیں کھول کر پڑھیں "نیز وے (نعیم بن حماد ناقل) از زہری روایت کردہ کہ بمیرد مہدی بموت خود و مردم بعد از وے در فتنہ افتند و بیاید سوئے ایشاں مردے از بنی مخزوم و بیعت کردہ شود او را و مکث کند زمانے پس ندا کند منادی از آسمان کہ بنیت جن و انس بیعت کنید۔ فلاں را و بر نگردید بر پاشنہ ہائے خود بعد ہجرت۔ پس نظر کنند و نشناسند آں مرد را یا ندا کند۔ سہ بار پس بیعت کردہ شود۔ منصور برود بسوئے مخزومی۔ و نصرت دہد خدا او را بر وے و بکشد مخزومی را و کسے را کہ با او باشد" انتہیٰ

یعنی اس (نعیم بن حماد) نے زہری سے روایت کی ہے کہ مہدی طبعی موت سے وفات پائے گا اور لوگ اس کے بعد فتنہ میں پڑ جائیں گے، اور ان کی طرف مخزومی آئے گا۔ اس کی بیعت کی جائے گی۔ اور وہ کچھ عرصہ تک رہے گا۔ اس کے بعد آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا کہ چھوٹے بڑے سب فلاں کی بیعت کریں۔ اور ہجرت کرنے کے بعد اپنی ایڑیوں پر نہ پھریں۔ پس وہ اس ندا کرنے والے کو دیکھیں گے۔ اور اسے پہچان لیں گے۔ پھر وہ تین بار آواز دے گا جس پر منصور کی بیعت کی جائے گی اور وہ مخزومی کی طرف جائیگا اور خدا اسے اس مخزومی پر نصرت دے گا۔ اور وہ اس مخزومی کو اس کے ساتھیوں کے ساتھ قتل کر دیگا"۔

مصری صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کو مرد منصور ظاہر کرنے کے لئے ان کو مخزومی قرار دیا ہے۔ لیکن ناظرین نے دیکھا کہ اسی کتاب کے اسی صفحہ میں جس سے مصری صاحب نے یہ نادر دلیل مولوی محمد علی صاحب کے حق میں نکالی۔ اس کا ایسا رد موجود ہے جو مولوی محمد علی صاحب کو اصل مرد منصور کے مقابل ایک ناکام حریف اور مخذول ظاہر کرتا ہے مصری صاحب نے تو بڑی کد و کاوش کے بعد مولوی محمد علی صاحب کا بلند مقام ظاہر کرنے کے لئے یہ عمارت کھڑی کی تھی۔ مگر ہمیں یقین ہے کہ مولوی محمد علی صاحب جب اس کی حقیقت دیکھیں گے تو یقیناً پکار اٹھیں گے "اے خدا مجھے میرے دوستوں سے بچا"۔

خاکسار: ظفر محمد مولوی فاضل (جامعہ)

فوجی ملازمین کو ووٹ دینے کا حق

ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہندوستانی فوجی ملازمین کو انتخابات میں ووٹ دینے یا بطور امیدوار کھڑے ہونے کا حق دیئے جانے کے معاملہ پر غور کیا گیا۔ گورنمنٹ آف انڈیا کی تحریک پر پارلیمنٹ میں اس قانون کا مسودہ برائے منظوری اس لئے پیش کیا گیا۔ تاکہ ان لوگوں کے حقوق رائے دہندگی کی حفاظت کی جائے۔ جو جنگی خدمات پر باہر گئے ہوئے ہیں ملک معظم کی آخری منظوری جلد متوقع ہے۔ ہندوستانی فوجی ملازمین کو حتی الامکان وہ تمام حقوق دلوانے کے لئے جو علاوہ فوجی ہونے کے بحیثیت عام شہری ان کو پہنچتے ہیں۔ افسران سرکاری نے مندرجہ ذیل عملی قدم اٹھائے ہیں۔

ہر اس فوجی ملازم کو جو جنگی خدمات پر مامور ہو۔ اور مرکزی یا صوبجاتی اسمبلی میں سے کسی ایک کے لئے بطور امیدوار کھڑا ہونے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اسے اپنی ڈیوٹی سے فارغ کرنے کے لئے خاص مراعات مہیا کی جائینگی۔ جو اس کے امیدوار کھڑا ہونے میں ممد ہو سکیں۔

اگرچہ ضروری نہیں کہ یہ مراعات خود بخود ان لوگوں کو حاصل ہو جائیں۔ جو باقاعدہ فوجی ملازمت میں ہوں۔ یا جنگ سے پہلے کی ملازمت میں ہوں۔ تاہم ایسے معاملات پر بھی ان کے استحقاق کی بنا پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا۔ اگر ملازمت کے خاص حالات اجازت دیں تو افراد کو کام سے فارغ کیا جائیگا

چونکہ بمقابلہ برطانیہ کے ہندوستان میں ووٹ دینے کے اختیار کے بنیادی اصول میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس لئے یہاں یہ بات عملاً ممکن نہیں۔ کہ اپنے نمائندے کے ذریعے سے ووٹ دینے یا بذریعہ چٹھی ووٹ دینے کی مراعات دی جائیں۔ جیسا کہ گزشتہ عام انتخابات میں برطانیہ میں ہوا۔ ہندوستان میں (جہاں ہندوستانی فوجوں کی اکثریت آجکل مقیم ہے) فوجی ملازمین میں سے جو بھی ووٹ دینے کا حق رکھتے ہیں ان کو مناسب رخصت مع مفت کرایہ ریل سفر کی رعایت دیجائیگی تاکہ ووٹ دینے کے لئے اپنے گھروں کو جا سکیں۔

سکیم مندرجہ بالا کے مطابق ہر ایسے فوجی کو اتنی رخصت دیجائیگی جس میں وہ اپنے گھر جا کر تین دن ووٹ دینے میں صرف کر سکے۔ معمولی رخصت کے ایام اس کے علاوہ دیئے جائینگے۔

اگرچہ اس قسم کی رخصت ملازمت کے خاص حالات کو ملحوظ رکھ کر دیجائے گی تاہم ہر ممکن کوشش کی جائے گی کہ وہ فوجی ملازمین جن کو ووٹ دینے کا حق ہے اور وہ دینا چاہتے ہیں رخصت پر جائیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فریضۂ تبلیغ کون ادا کر رہا ہے؟

ہر وہ احمدی جو تبلیغ کے لئے اپنے فارغ اوقات وقف کرتا ہے فریضۂ تبلیغ ادا کر رہا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اپنے دنیا کے کاموں سے فراغت حاصل کر کے خدا کا حق ادا کریں۔

تبلیغ کے لئے اپنے فارغ اوقات صرف کرنا کتنی معمولی سی قربانی کا مطالبہ ہے۔ کیا آپ اس چیز سے انحراف کرتے ہوئے بھی اپنے تئیں صحابہ کا مثیل کہہ سکتے ہیں؟ آج دین انتہائی کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ آج اگر آپ نے اپنے خدا کے دین کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی خواہشات کی پیروی کی۔ تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بھی آپ کی کوئی پرواہ نہ کرے گا۔ کیا یہ آپ پسند کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو آگے قدم بڑھائیں اور اپنی رخصت کے ایام اور فارغ اوقات تبلیغ کے لئے وقف کر دیں اور نظارت ہذا میں اطلاع دیں تا آپکو ایک مقررہ پروگرام کے مطابق باہر بھیجا جا سکے (ناظر دعوت تبلیغ)

تعمیر دارالتبلیغ لیگوس مشن افریقہ

لیگوس مشن کی عمارت کی تکمیل کے لئے ایک تحریک جماعتوں میں ایک ہلکی ہلکی رقم مقرر کر کے ارسال کی گئی ہے۔ یہ رقم اتنی خفیف ہے کہ بعض جماعتوں کی اطلاع کے مطابق انہوں نے نہ صرف پوری رقم ارسال کی ہے بلکہ مقررہ رقم سے زیادہ رقم ارسال کر کے لکھا ہے ابھی مزید رقم اور ارسال ہوگی۔ پس یہ خفیف سا مطالبہ ہے۔ اس لئے جماعتیں اسے جہاں تک جلد ممکن ہو بھیج دیں تا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ افریقہ جلد ہی لدبیہ بھیج دیں۔ نیز تحریک جدید کے گیارھویں سال یا دفتر دوم کے سال اول والے ۳۰ دسمبر سے قبل اور تراجم قرآن پاک کے وعدہ والے اپنے وعدے ۳۱ اکتوبر سے پہلے پہلے پورے کریں۔ (فنانشل سکرٹری)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے ۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۸۷۲۴ منکہ علیم النساء خاتون زوجہ سورج علی صاحب قوم احمدی عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن احمدی پاڑہ برہمن بڑیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۴۵ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :- زیورات نقرئی و طلائی قیمتی ۲۰۰/- روپیہ ہے ۔ چونکہ میرے خاوند محترم بہت ضعیف اور معذور ہوگئے ہیں ۔ اس لئے میں نے زیورات پر ہی اکتفا کر کے بقیہ حق مہر برضا و رغبت بلا جبر و اکراہ صدق دل سے معاف کر دیا ہے ۔ لہذا میں زیورات کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو ۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ الامۃ علیم النساء موصیہ نشان انگوٹھا ۔ گواہ شد ۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال ۔ گواہ شد ۔ عبدالمالک سکرٹری مال برہمن بڑیہ ۔

نمبر ۸۷۲۳ منکہ عبدالحکیم بیپاری ولد اسلام الدین صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن محلہ احمدی پاڑہ برہمن بڑیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۴۵ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔ ساڑھے چودہ کانی زرعی زمین قیمتی ۵۰۰/- ایک کچا رہائشی مکان خام قیمتی ۵۰۰/- روپے ایک دکان واقعہ اندا بازار شہر برہمن بڑیہ قیمتی ۵۰۰۰/- روپے ایک عدد دوکان واقع چاندپور ضلع ٹپرہ قیمتی ۱۰۰/- روپے ۔ ایک عدد دوکان واقع مادھوپور ضلع سلہٹ صوبہ آسام قیمتی ۱۰۰/- روپے اور تین عدد کشتی مال برداری قیمتی ۱۰۰۰/- روپے کل جائیداد کی قیمت ۱۱۲۰۰/- روپے کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں ۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ لیکن میرا گزارہ تجارت پر ہے جس کی ماہوار آمد ۶۰/- روپے اندازاً ہو جاتی ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا ۔ اور میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ گواہ شد : عبدالحکیم موصی بحروف بنگلہ ۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال ۔ گواہ شد عبدالمالک سکرٹری مال

نمبر ۸۷۲۵ منکہ عبدالعلیم ولد منشی سعادت علی صاحب قوم احمدی پیشہ وکیل کی محرری عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن محلہ احمدی پاڑہ برہمن بڑیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۴۵ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے ۔ اس وقت میری ماہوار آمد اندازاً ساٹھ روپے ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا ۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں ۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ العبد عبدالعلیم موصی بحروف انگریزی گواہ شد :- محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال گواہ شد :- عبدالمالک سکرٹری مال برہمن بڑیہ

ہر احمدی کی زبردست خواہش ہے

ہر احمدی کی زبردست خواہش ہے کہ اسے حضرت المصلح الموعود امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع حضور ایدہ اللہ کے

ملفوظات خطبات ۔ ارشادات اور تازہ رؤیا و کشوف و الہامات

بلا ناغہ پہنچتے رہیں ۔ اس کی یہی صورت ہے کہ جن خریداران "الفضل" کے نام وی پی بھیجے جا رہے ہیں وہ انہیں وصول فرمالیں ۔ ورنہ

اخبار بند

ہو جائے گا ۔ اور وہ اس روحانی فائدے سے محروم ہو جائیں گے ۔ دفتر کو جو مالی نقصان ہوگا وہ اس کے علاوہ ہے ۔ (مینیجر)

نمبر خریداری کے بغیر

دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپ کے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتا ۔

(مینیجر)

سرور زندگی

ہاضمہ کی خرابی سے نظام معدہ بگڑ کر دماغی تھکاوٹ جسمانی اعصابی کمزوری کے باعث نیند نہیں آتی ۔ لہذا

Di gesole

ہی ایک صحت بخش ٹانک دوا ہے ۔ جو تمام اعصابی کمزوریوں کو رفع کر کے جسم میں طاقت پیدا کرتی اور گہری نیند لاتی ہے ۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے محصول ذمہ خریدار

کنول اینڈ کمپنی ۔ بٹالہ (پنجاب)

نپٹ بہرا پن

کم سننے ۔ بجنے سننے آوازیں ہونے ۔ درد ۔ زخم ۔ ناسور ۔ پھنسی ۔ ورم کان بہنے اور کان کی تمام بیماریوں کی صفحہ دنیا پر بے نظیر بالکل دوا

روغن کرامات

فی شیشی دو روپیہ ۔ تین شیشی پر محصول ڈاک معاف

ہمادری سرمہ

ضعف بصارت پر جادو اثر نسخہ ہے ۔ حافظ چشم ہے ہمیشہ استعمال کے قابل ہے ۔ فی ماشہ آٹھ آنہ ۔

اپنا پورا پتہ صاف لکھیں پتہ

بہرا پن کی دوا

تلبا اینڈ سنز (رجسٹرڈ) پیلی بھیت یو پی

حب مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہونا ہے ۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں ۔ قیمت ۴۰ گولیاں دس روپے علاوہ محصول ڈاک ۔ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

دلروز رجسٹرڈ

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی "دلروز" رجسٹرڈ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپ کو دکھایا تھا ۔ مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا میں نے اس پر کئی ایک دوائیں برتیں لیکن سب بے فائدہ ۔ میں بمسرت کہتا ہوں ۔ کہ دلروز کی دو چھوٹی شیشیوں نے اس کو بالکل اچھا کر دیا ۔ جس کے لئے میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

(ترجمہ از انگریزی)

۱۹۰۴ء سے استعمال میں ہے

تمام جلدی امراض کا ایک ہی علاج

گذشتہ چالیس سالہ تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ دلروز تمام نئے و پرانے جلدی روگوں ہر قسم کے پھوڑے پھنسی ۔ مقامی پھوڑے ۔ مغلاتی پھوڑا ۔ ناسور ۔ بھگندر ۔ خنازیر ۔ چھپاکی ۔ گلٹی ۔ داد ۔ منبل ۔ چنبل ۔ چنڈی ۔ مہاسے خارش ۔ ایگزیما ۔ سوجن ۔ چوٹ ۔ زخم اور زہریلے جانوروں کے ڈسے و کاٹے کا بہترین اور آسان علاج ہے ۔

قیمت فی شیشی ۔ دو روپیہ ۔ ایک روپیہ ۔ آٹھ آنہ ۔

ہر مشہور دوافروش سے طلب کریں

حکیم طاہر الدین اینڈ سنز "دلروز ولا" فیروز پور روڈ ۔ لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

برلن ۲۶ر اکتوبر۔ مشہور جنگی مجرم ڈاکٹر لے نے خودکشی کرلی ہے۔ وہ ہٹلر کا سب سے بڑا مددگار تھا۔ جنگی مجرموں کی لسٹ میں اس کا چوتھا نمبر تھا۔ یہ وہی ہے۔ جس نے نازی لیبر تحریک چلائی تھی۔

لنڈن ۲۶ر اکتوبر۔ وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس نے چار ہندوستانیوں کے اعزاز میں جنہوں نے وکٹوریہ کراس حاصل کیا ہے۔ دعوت دی۔

نئی دہلی ۲۶ر اکتوبر۔ سر اکبر حیدری نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ حکومت ہند چیزوں پر سے جلد کنٹرول اٹھانے کے متعلق غور کررہی ہے۔ کیونکہ اب جنگ ختم ہوچکی ہے۔ اور اس کے اثرات کو بھی جلد ختم کردینا ضروری ہے۔

کلکتہ ۲۶ر اکتوبر۔ بنگال کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کو سنٹرل اسمبلی کے لئے ۲۳ ممبروں کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ جن میں سے تین پہلے ہی سنٹرل اسمبلی کے ممبر ہیں۔

بمبئی ۲۶ر اکتوبر۔ پولیس کمشنر نے آنیوالی دیوالی کے موقعہ پر گھروں سے باہر روشنی کرنے کی ممانعت کردی ہے۔ آتشبازی کی ممانعت کا جو حکم دیا تھا۔ اسے منسوخ کردیا ہے۔

رنگون ۲۶ر اکتوبر۔ ملایا کے سب حصوں سے اب اخباروں کو تار بھیجے جاسکتے ہیں۔ کچھ علاقوں سے پرائیویٹ تار بھیجنے کی بھی اجازت ہوگئی ہے۔ مگر سب کو سنسر کیا جائیگا۔

واشنگٹن ۲۶ر اکتوبر۔ امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ مشرق بعید کے متعلق روس اور امریکہ میں گفتگو جاری ہے۔ جلد کسی نتیجہ پر پہنچنے کی امید ہے۔

پشاور۔ ۲۶ر اکتوبر۔ سرحد میں جن لوگوں کو وکٹوریہ کراس یا جارج کراس ملے ہیں۔ ان کو ۸۴ ایکڑ فی کس کے حساب سے زمین بطور انعام دی جائیگی۔ اور جنہوں نے دوسرے تمغے یا انعامات حاصل کئے ہیں۔ انہیں ۴۲ ایکڑ۔

میسوری ۲۶ر اکتوبر۔ کل ہندو مہاسبھا کے جلسہ میں مسٹر چٹرجی نے اپنی صدارتی تقریر میں بیان کیا۔ کہ ہم ہندوستان میں آزادی اور حکومت دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر ہم یہ نہیں چاہتے۔ کہ ہندوستان میں مسلمان ہم پر چھا جائیں۔ اگر مسلمانوں کو ایگزیکٹو کونسل میں برابر حصہ دیا گیا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ وہ سارے ہندوستان پر چھا جائینگے۔

کراچی ۲۶ر اکتوبر۔ کل مسٹر جناح نے ایک تقریر میں کہا۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ مسلم لیگ نوابوں اور خانبہادروں کی جماعت ہے۔ ان کا یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ لیگ میں صرف گنتی کے ایسے لوگ ہیں۔ لیگ غریب مزدوروں کمزوروں اور ناتوانوں کی جماعت ہے۔ اور اسکی کنجی انہی لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ ہندو پاکستان کے اس لئے خلاف ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں پر چھا جانا چاہتے ہیں۔ مگر یہ ایک خواب ہے۔ جو کبھی پورا نہیں ہوسکتا۔

بمبئی ۲۶ر اکتوبر۔ مسٹر جناح نے بمبئی کے شہری حلقہ کی طرف سے سنٹرل اسمبلی کی نامزدگی کے لئے کاغذات داخل کردیئے ہیں۔

بٹاویہ ۲۶ر اکتوبر۔ جاوا کے نیشنلسٹ لیڈر ڈاکٹر سکارنو نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ہم ڈچ گورنمنٹ کے افسروں سے گفتگو کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ ڈچ گورنمنٹ انڈونیشن کو خود مختار حکومت دینے پر آمادگی کا اظہار کرے۔

بٹاویہ ۲۶ر اکتوبر۔ جاوا میں سورابایا کے بحری اڈہ پر ہندوستانی سپاہیوں نے قبضہ کرلیا ہے۔ نیشنلسٹوں کی طرف سے کوئی مزاحمت نہیں ہوئی۔

چنگنگ ۲۶ر اکتوبر۔ ایک ہزار ہندوستانیوں نے چین سے واپس آنے کی درخواست دی ہے۔ انہیں نومبر کے دوسرے ہفتے تک لایا جائے گا۔

لنڈن ۲۶ر اکتوبر۔ پنسلین دوائی کے موجد کو امسال نوبل پرائز دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۶ر اکتوبر۔ رائل سوسائٹی نے الجبرے کے متعلق پندرھویں اجتماع کے موقعہ پر ہندوستان کے ایک سائنٹسٹ ڈاکٹر سرسی ای رمن کو بھی شمولیت کی دعوت دی ہے۔ یہ اجتماع اگلے مہینے کی ۸ر تاریخ کو منعقد ہوگا۔

مدراس ۲۵ر اکتوبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا نامہ نگار جس نے مدراس کے سیلاب زدہ علاقہ کا دورہ کیا ہے۔ اطلاع دیتا ہے۔ کہ ہزاروں اشخاص بے گھر ہوگئے ہیں۔ سینکڑوں گھر تباہ ہوگئے۔ بہت سے لوگ ہلاک ہوگئے۔ کروڑوں روپے کی جائیداد کا نقصان ہوا۔ سینکڑوں درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ اور کھیتیاں تباہ ہوگئیں۔ یہ نتیجہ ہے گذشتہ سیلاب اور بارش کے طوفان کا۔

قاہرہ ۲۶ر اکتوبر۔ فلسطین کے عرب محکمہ اطلاعات نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج تاریخ ۲۶ر اکتوبر کو جافہ میں تمام پارٹیوں کی جو کانفرنس منعقد ہورہی ہے۔ اس میں ۱۵ ایسے شخصوں کو مدعو کیا گیا ہے۔ جو مشرق وسطیٰ کی تمام عرب پارٹیوں کے نمائندے ہوں گے۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے۔ کہ فلسطین میں فوراً ایک عرب سٹیٹ قائم کی جائے۔

نئی دہلی ۲۵ر اکتوبر۔ ہفتہ مختتمہ ۱۱ر اکتوبر میں ہندوستان میں ۳۵ ہزار ٹن گندم باہر سے آئی ہے۔

لنڈن ۲۵ر اکتوبر۔ وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ ملک معظم نے متعدد اصحاب کو بیرن کا خطاب دے دیا ہے۔ یہ خطابات اس لئے دیئے گئے ہیں۔ کہ ہاؤس آف لارڈز میں لیبر پارٹی کے حامیوں کی تعداد اتنی ہوجائے۔ کہ حکومت کے کام میں کوئی رکاوٹ نہ پڑے۔

بٹاویہ ۲۶ر اکتوبر۔ امریکی کونسل جنرل نیشنلسٹوں کے لیڈر ڈاکٹر سکارنو سے ملاقات کرنے والے ہیں۔ ڈچ افسر بھی نیشنلسٹ لیڈروں سے اس ہفتہ کے آخر میں ملاقات کرینگے۔

سیگاؤں ۲۶ر اکتوبر۔ انامیوں نے سیگاؤں کے شمال میں کل رات کو ایک ہندوستانی فوج پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ دن کے وقت بہت سے انامی پکڑے گئے۔ اور ان کے گولہ بارود پر قبضہ کرلیا گیا۔ ان انامیوں کو گھیرے میں لینے کے لئے فرانسیسی فوجیں دونوں بازوؤں سے اندر کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

ٹوکیو ۲۶ر اکتوبر۔ آج ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جاپان پر قبضہ کرنے میں روسی بھی حصہ لینگے۔ اس کے متعلق ایک سکیم تیار کی جارہی ہے۔

لاہور ۲۵ر اکتوبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنر پنجاب ۸ر نومبر کو صوبہ اسمبلی توڑ دیں گے۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب میں صوبائی انتخابات فروری کے آخر تک ختم ہوجائینگے۔

شنگھائی ۲۴ر اکتوبر۔ گورنمنٹ کی طرف سے سخت انتباہ کئے جانے کے باوجود دکانداروں نے اشیاء کی قیمتیں بہت بڑھا رکھی ہیں۔ چیزوں کی قیمتیں گذشتہ ایک سال کی نسبت بیس گنا بڑھ گئی ہیں۔ ایک پونڈ کھانڈ کی قیمت نوے ہزار چینی ڈالر ہے۔

لکھنؤ ۲۴ر اکتوبر معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب سے اعلیٰ قسم کا ۸۴ ہزار من چاول یو۔ پی میں لایا جائیگا۔ آسام اور بنگال سے بھی چاول یو۔ پی پہنچ گیا ہے۔ پنجاب سے گندم کا کوٹا یو۔ پی پہنچ چکا ہے۔

قاہرہ ۲۵ر اکتوبر۔ یہاں کے مبصرین برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون کے کل کے بیان سے یہ نتیجہ اخذ کررہے ہیں۔ کہ مسٹر بیون نے مصر اور غالباً عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری اعظم بے کو برطانوی سکیم سے آگاہ کردیا ہے۔ اور برطانیہ مصر کی مکمل آزادی کے مسئلہ میں اس کے ساتھ تعاون کرنے کا خواہشمند ہے۔ مبصرین کا خیال ہے۔ کہ برطانوی وزیر خارجہ نے مصر کو یہ یقین دلایا ہوگا۔ کہ وہ وقت آنے پر اپنی فوجوں کو نہر سویز کے کسی دوسرے علاقہ میں جمع کرے گا۔